بھوپال کا ضابطۂ تحفظ حقوق زوجین

تقریباً دو سال ہوئے کہ سرکار بھوپال نے تحفظ حقوق زوجین کے نام سے ایک قانون اپنی مملکت میں نافذ کیا تھا جس کی نوعیت بھی قریب قریب وہی تھی جو مولوی خلیل الزماں صدیقی صاحب کے پیش کردہ مسودہ کی ہے لہذا مناسب ہوگا کہ صدیقی صاحب کے مسودہ پر غور کرتے وقت اس قانون کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔

(اڈیٹر)

ملک میں ایک عرصہ سے اس امر کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ جب کبھی نزاع باہمی اختلاف طبائع یا دیگر وجوہ سے مسلمان عورتیں بدرجہ مجبوری رشتۂ نکاح سے آزادی حاصل کرنا چاہتی ہیں تو اُن کو اس میں ایسی دشواریاں پیش آتی ہیں کہ اُن کے سبب سے بسا اوقات نہ صرف اُن کی بلکہ ایک جماعت کثیر کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ حالانکہ مذہب اسلام نے تمام افراد کے حقوق کا یکساں خیال رکھا ہے اور ہر ایک کی جائز و بجا خواہشات کی مساویانہ و منصفانہ رعایت کی ہے اور کبھی کسی حال میں کسی کی حق تلفی نہیں فرمائی اور اسی اصول کے مطابق فقہائے کرام نے برنائے ضرورت و مصلحتِ وقت مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک پر عمل کرنے کو جائز رکھا ہے اور اسی لحاظ سے قبل ازیں ریاست محروسہ بھوپال میں ایک حکم نافذ و جاری ہو چکا ہے (حکم نمبر ۹ مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۰۵ء مطبوعہ ہدایات سلطانی حصہ نمبر ۳) چنانچہ اس سے اس قسم کی مشکلات کا ایک حد تک حل ہو گیا لیکن اس کے سوا اور بہت سی صورتیں ہیں جن کے تدارک مناسب کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے۔

چونکہ مذہب حنفی میں اس بات کی اجازت دیگئی ہے کہ باقتضائے ضرورت حاکم کے حکم کے[1] مطابق دیگر ائمہ[2] کے مسلک کو اختیار کیا جا سکتا ہے، اس اصول کے تحت میں حالات حاضرہ اور ضروریات موجودہ کی بنا پر بمنظوری اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہا و ملحوظی احکام شرعیہ مندرجۂ ذیل ضابطہ منظور کیا جاتا ہے۔

مختصر نام و تعلق نفاذ مع تاریخ نفاذ

دفعہ (۱) جائز ہے کہ یہ "ضابطہ" از نام تحفظ حقوق زوجین موسوم کیا جائے۔

(الف) یہ ضابطہ محکمات شرعیہ ریاست بھوپال سے متعلق ہوگا اور

(ب) فوراً نفاذ پذیر ہوگا۔

شوہر مفقود الخبر

دفعہ (۲) جب شوہر اپنے مکان سے چلا جائے اور لاپتہ ہو[3] اور اُس نے اپنی زوجہ کے نان نفقہ کا کچھ انتظام نہ کیا ہو اور زوجہ بوجہ مفقودی شوہر خود استدعائے تفریق پیش کرے تو محکمۂ قضا ثبوت مفقودی[4] و عدم کفالت نان و نفقہ و عدم نشوز کے متعلق زوجہ مفقود سے حلف لینے کے بعد تین ماہ تک تین اشتہار حسب ذیل مضمون کے شائع کریگا۔

"چونکہ فلاں شخص اتنے عرصہ سے لاپتہ ہے اور اس نے اپنی اہلیہ مسماۃ فلاں کی خبر گیری نہیں کی نہ اُس کے نان و نفقہ کا کچھ انتظام کیا، لہٰذا وہ جلد سے جلد اپنی جائے قیام و صحیح پتہ سے محکمۂ ہذا کو اطلاع دیکر اپنی زوجہ مسماۃ فلاں کی شکایت کا مناسب انتظام کرے ورنہ حسب مسلک امام مالک رحؒ اُس کا نکاح فسخ کر دیا جائیگا۔"

توضیح (۱) مسلک امام مالک رحؒ یہ ہے کہ اگر مفقود[5] نے مال بقدر کفالت نان و نفقہ

---

[1] شامی جلد نمبر ۱ صفحہ ۵۶ [2] شامی جلد ۲ ص ۲۷ [3] قاضی خاں جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۹۹ [4] قاضی خاں جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۹۸ [5] صعیدی حاشیہ کفایت الطالب جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۰، ۷۱

چھوڑا ہو تو یوم مرافعہ سے چار سال گذرنے کے بعد نکاح فسخ ہو جائیگا۔ ورنہ فوراً طلاق ہو جائے گی۔

(۲) اعلان مذکورہ بالعموم جریدہ بھوپال میں یا کسی اور طریقہ سے جو محکمہ قضا بلحاظ حالات متعلقہ مناسب سمجھے شائع کیا جائیگا۔

(۳) حسب طریقہ بالا جو اعلانات[۱] شائع ہوں گے ان کے مصارف بشرط امکان شخص مذکور کی جائداد سے وصول کیے جائیں گے۔ ورنہ عورت بصورت استطاعت ادا کرے[۲] گی۔ بصورت دیگر معاملہ گورنمنٹ کے سامنے پیش کر کے جریدہ میں مفت اشاعت کا انتظام کیا جائیگا۔

نمبر ۴۔ اگر یہ ثابت ہوگا کہ مفقود نے مال بقدر کفالت زوجہ چھوڑا ہے۔ تو محکمہ قضا سے زوجہ مفقود کو تاریخ درخواست سے چار سال تک انتظار شوہر مفقود کا حکم دیا جائیگا۔

نمبر ۵۔ بصورت عدم ذرائع کفالت تاریخ اشاعت اشتہار آخر سے تین ماہ گذرنے کے بعد اگر پتہ شخص مذکور کا نہ معلوم ہوگا تو محکمہ قضا سے ان زوجین میں تفریق کرادی جائے گی

نمبر ۶۔ اگر چار سال کے انتظار کے بعد بھی شوہر کا پتہ نہ معلوم ہوگا تو محکمہ قضا سے حکم فسخ نکاح صادر کیا جائے گا۔

نمبر ۷۔ بعد صدور حکم فسخ نکاح زوجہ چار ماہ دس دن ایام عدت گذار کر نکاح ثانی کر لینے کی مجاز ہوگی

نمبر ۸۔ اگر شخص مذکور بعد فسخ نکاح و مرور ایام عدت واپس آئے اور اس عورت پر دعوے کرے تو ایسی صورت میں اس کا دعویٰ قابل سماعت نہ ہوگا

تفریق بصورت عدم ادائے نان و نفقہ	دفعہ ۳۔ جن مستورات کے شوہر ان کا نان و نفقہ دینے سے

---

[۱] صعیدی جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۷۰ [۲] صعیدی نمبر ۲ صفحہ ۷۰ [۳] قاضی خاں جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۹۹

[۴] عبارت سند مندرجہ دفعہ (۱) توضیح نمبر ۴ و ۵ و ۶ کے لیے کافی ہے [۵] صعیدی جلد ۲ صفحہ ۷۰۔

عاجز ہوں اور بوجہ عدم استطاعت ایسا نہ کرسکتے ہوں یا باوجود[1] مقدرت واستطاعت ایسا نہ کرتے ہوں اور اُس پر اُن کا اصرار ہو تو مستورات آخر الذکر بھی نان ونفقہ سے محروم ہونے کی وجہ سے اہل عسرت شوہروں کی زوجات کے مثل سمجھی جائیں گی اور ان کی ایسی شکایات پیش ہونے پر شوہروں کو حکم ادائے نان ونفقہ میعادی سہ ماہ محکمۂ قضا سے دیا جائے گا اور یہ حکم صادر کیا جائے گا کہ بصورت عدم تعمیل فلاں تاریخ متقررہ کے بعد فیما بین اوس شوہر اور اُس کی زوجہ کے تفریق کر دیجائیگی"

توضیح ۔ اس تفریق کے بعد ایسی عورت کا نکاح ثانی حسب قواعد شرعیہ ہو سکیگا۔

نان ونفقہ کا تعین

دفعہ (۴) نان ونفقہ کی مقدار کا تعین ہر صورت میں نفقہ دہندہ[2] کی حیثیت اور ذرائع آمدنی کے لحاظ سے محکمۂ قضا کریگا، اور آیندہ ذرائع آمدنی کی کمی وبیشی پر بصورت عذرداری مقدار مقررہ میں کمی بیشی ہو سکے گی۔

تفریق بصورت امراض

دفعہ (۵) اگر کسی عورت کی جانب سے اُس کے شوہر کی نسبت یہ شکایت پیش ہو کہ اُس کا شوہر عنین[3] یا مجذوم یا مبروص ہے اور اس بنا پر استدعا تفریق کی جائے تو حسب قواعد شرعیہ ایک[4] سال کی مہلت علاج کے واسطے شوہر کو دیجائے گی اگر اس مدت میں شوہر صحتیاب نہ ہو تو حسب استدعا زوجہ محکمۂ قضا سے فیما بین تفریق[5] کر دی جائے گی۔

توضیح (۱) بصورت بالا تفریق کے لیے شرط ہے کہ عورت اپنی درخواست میں لکھدے کہ وہ اپنے زرِ مہر اور ایام عدت کے صرفہ سے دست بردار ہوتی ہے اور اُس کا مطالبہ نہ کریگی۔ بشرطیکہ یہ امراض نکاح کے بعد پیدا ہوئے ہوں اور عورت بھی رتقاء وقرناء نہو۔

---

[1] منہاج مع شرح المحلی صفحہ ۱۷۹ و ۸۷ وصفحہ ۴ سطر ا [2] ہدایہ اولین صفحہ ۴۰۱۔ [3] شرح کفایت الطالب جلد نمبر ۲ صفحہ ۶۸۔ [4] ہدایہ اولین صفحہ ۴۰۰ [5] ہدایہ اولین صفحہ ۴۰۱ [6] حمیدی جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۶۸۔

(۲) اگر امراض مذکورہ مرد میں قبل نکاح تھے اور بوقت نکاح چھپائے گئے تو اس عورت میں عورت تفریق کے ساتھ مہر پانے کی مستحق ہوگی لیکن اگر قبل نکاح مرد کے ان امراض میں مبتلا ہونیکا عورت کو علم تھا تو عورت کو تفریق حاصل کرنے کا حق ہو گا۔

تفریق بصورت نفرت زوجین

دفعہ (۶) اگر کسی عورت کی جانب سے اس کے شوہر کے مجبوب[1] ہونے کی بنا پر استدعائے تفریق پیش ہو اور شوہر نکاح کے بعد مجبوب ہوا ہو، یا قبل نکاح تھا اور عورت کو اس کا علم نہ ہوا تھا تو ثبوت مجبوبیت پر بلا مہلت تفریق کر دی جائے گی، اور مہر بھی بذمہ شوہر واجب الادا ہوگا۔ اس کے علاوہ ہر وہ عیب[2] جو باعث نفرت زوجین ہو اور اس سے مقصد نکاح حاصل نہ ہوتا ہو۔ اختیار فسخ کو واجب کر دیگا۔

توضیح:۔ اگر باوجود علم کے کہ شوہر مجبوب ہے عورت نکاح پر بیان دے چکی ہو تو عورت کا حق تفریق باطل[3] ہوگا۔

قاضی کا اختیار تفریق

دفعہ (۷) محکمۂ قضاء کو تفریق کرانے کا اختیار ان وجوہ کے علاوہ کہ شوہر زوجہ سے ہمیشہ بدسلوکی کرتا ہے، یا اس نے شرائط نکاح کی تکمیل نہیں کی یا زوجین باہم رحمت و مودت نہیں رکھتے، اس صورت میں بھی ہے کہ قبل نکاح احد الزوجین امراض لاعلاج میں مبتلا تھے۔

عورت کو طلاق مانگنے کا حق

دفعہ (۸) اگر زوجہ اس بنا پر استدعائے تفریق پیش کرے کہ اس کا شوہر چار سال یا اس سے زائد مدت کی سزا پاکر قید ہوگیا ہے اور بوجہ تنگدستی و افلاس شخص مقید اپنی زوجہ کے نان و نفقہ وغیرہ کی کفالت نہیں کرسکتا تو اسکی حالت معسر کی سی سمجھی جائے گی اور اسی کے مطابق تحت احکام شرعیہ محکمۂ قضاء سے ایسے زوجین کے مابین تفریق کر دی جائے گی اور زوجہ کو

---

[1] ہدایہ اولین صفحہ ۴۰۱۔

[2] کتاب زاد المعاد جلد ثانی صفحہ ۴۴ تا ۱۳۷۔ [3] ہدایہ اولین صفحہ ۴۰۱۔

حسب احکام شرعیہ اجازت نکاح ثانی دیدی جائے گی۔

توضیح۔ (۱) صرف مفلسی کے عذر پر کوئی شخص اپنی زوجہ کو نفقہ دینے سے بری الذمہ نہیں ہوسکتا۔ اگر وہ شخص محنت کر کے معاش حاصل کرسکتا ہے اور ضعیف ونحیف نہیں ہے تو اس پر اپنی زوجہ کے لیے نفقہ مہیا کرنا فرض ہے بصورت دیگر عورت طلاق کی مستحق ہوگی

(۲) حسب ذیل صورتوں میں جو مانع رحمت ومودت[۱] ہیں عورت طلاق مانگنے کی مستحق ہوجاتی ہے

(الف) جبکہ شوہر کا شرائط نکاح پورا کرنے سے قولاً وعملاً انکار پایا جائے۔

(ب) جب اس کو معلق کردے اور نفقہ نہ دے۔

(ج) جب اس سے بھیک منگوائے۔

(د) جب کسی طرح اس کے پاس نہ جائے۔

(ہ) جب اس سے ایسی مزدوری کرائے جو اس کی کسرشان یا آبروریزی کا باعث ہو۔

(و) جب وہ متعدد زوجات رکھتا ہو اور سب سے برابری وانصاف نہ کرتا ہو۔

(ز) جب وہ ہمیشہ زوجہ پر ظلم وجور کرتا ہو اور مار کر ضرر جسمانی پہنچاتا ہو۔

توضیح نمبر ۳۔ مذکورۂ بالا صورتوں میں فیصلہ کنندہ کی رائے یا تجویز پر انحصار ہوگا اور وہ مجاز ہوگا کہ کسی ایک وجہ کو جو حقوق زوجیت کی ادائی میں مانع ہو بلحاظ احکام شرعیہ سبب فسخ قرار دے۔

عورت کا مرد سے طلاق لینا۔ یا مرد کا عورت کو طلاق دینا

دفعہ ۹۔ اگر کسی شخص کی ایسی شکایت پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے کہ جس عورت سے اس کا نکاح ہوا ہے وہ قبل نکاح مرض جنون یا مرض جذام یا برص یا مرض اندام نہانی میں مثل قرن یا رتق کے مبتلا تھی اور شوہر کو ایسے کسی مرض کا علم نہ تھا۔ نہ وہ اس پر رضامند تھا۔ تو بصورت طلاق شوہر حسب مسلک امام مالکؒ صرف ایک ہی دینار عائد ہوگا

---

[۱] کتاب زاد المعاد جلد ثانی صفحہ ۲۲۳

بقیہ مہر ساقط ہوگا۔

توضیح (۱) امام احمدؒ کے بعض شاگردوں نے زن وشوہر کے چند دیگر امراض کو بھی ان ہی امراض میں شامل کیا ہے، جن کے سبب سے مرد زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے یا زوجہ مرد سے طلاق لے سکتی ہے اور وہ امراض حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ نتن الفرج (اندرونی گندگی)۔

۲۔ نتن الفم۔ (گندہ دہنی)

۳۔ انخراق مجری البول

۴۔ اندام نہانی کے بہنے والے زخم

۵۔ بواسیر۔

۶۔ ناسور

۷۔ استحاضہ

۸۔ استطلاق البول

۹۔ احد الزوجین کا خنثیٰ مشکل ہونا

توضیح (۲) مذکورہ بالا صورتوں میں طرفین کو بہ تعجیل اختیار تنسیخ نکاح حاصل ہے یعنی جب زوجہ وشوہر کو معلوم ہو جائے[۱] کہ ان میں سے ایک اس قسم کے کسی مرض میں مبتلا ہے تو مرافعہ باستدعا تنسیخ نکاح محکمۂ قضا میں پیش ہوگا، لیکن لازم ہے کہ ایسا مرافعہ بہت جلد عمل میں لایا جائے[۲]، اگر تاخیر بیجا ہوگی تو گمان غالب ہوگا کہ طرفین نے اس حالت کو قبول کر لیا تھا۔ یا حق تنسیخ سے دست بردار ہو گئے تھے

(۳) مجانب مرد یا زوجہ بتقاضائے حالات استدعائے تفریق پیش کئے جانے پر اگر محکمۂ قضا کی

---

[۱] و [۲] قاضی خاں جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۸۸

رائے میں باتباع تصریحات مذکورہ تفریق ضروری متصور ہو تو محکمۂ مذکور حسب حکم شرعی تحت ضابطۂ نافذ الوقت گورنمنٹ سے حکم حاصل کر کے تنسیخ نکاح کا حکم صادر کرنے کا مجاز ہوگا۔[۱]

ضابطہ بصورت عدم حاضری

دفعہ (۱۰) اگر کوئی شخص بضرورت تکمیل اغراض انصاف محکمۂ قضا کی طلبی پر حاضر نہ ہو یا تعمیل سمن سے گریز کرے یا روپوش ہو تو ایک نوٹس اس مضمون کا رجسٹری شدہ دیا جائیگا کہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر جواب دہی کرے، بصورت دیگر یکطرفہ فیصلہ کیا جائیگا۔

محکمۂ قضا کے فیصلہ کی نظر ثانی

دفعہ (۱۱) محکمۂ قضا کے فیصلہ کی نظر ثانی تاریخ فیصلہ سے ساٹھ دن کے اندر محکمۂ قضا میں بمعیت محکمۂ افتا ہو سکے گی۔ قاضی صاحب و مفتی صاحب کے اتفاق رائے کی صورت میں فیصلہ ناطق ہوگا، بصورت اختلاف موصوف الیہم معاملہ مجلس العلماء میں پیش ہو کر کثرت رائے سے اس کا فیصلہ کیا جائیگا۔

تنازعات زوجین کے لیے حکم کے مقرر کرنے کا ضابطہ

دفعہ (۱۲) محولۂ بالا صورتوں کے علاوہ زوجین کے دیگر تنازعات باہمی کے تصفیہ کے لیے ایک ایک حکم[۲] بلحوظی احکام شرعیہ اور ایک ثالث محکمۂ قضا سے مقرر کیا جائے گا، جسکا تصفیہ ناطق اور واجب التعمیل ہوگا اور ضابطہ حسب دفعہ (۱۰) یہ ہوگا کہ نوٹس رجسٹری شدہ دیا جائے گا، کہ فریق ثانی تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر خود جواب دہی کرے بصورت دیگر یک طرفہ فیصلہ کیا جائے گا، اور کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔

---

[۱] شامی جلد نمبر ۲ صفحہ ۵۹۰ [۲] بحکم قرآن فابعثوا حکما الخ [۳] بیضاوی شریف صفحہ ۱۸۳